مضارع خفیف

فعل مضارع جب خفیف ہوتا ہےتو مضارع کے تین قسم کے صیغوں میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ درج ذیل ہے۔

1. پہلی قسم کے صیغوں میں لام کلمہ پر آنے والی 'پیش' 'زبر' میں تبدیل ہوجاتی ہے یعنی

يَفْعَلَ ۔ تَفْعَلَ ۔ تَفْعَلَ ۔ اَفْعَلَ ۔ نَفْعَلَ

2. دوسری قسم کے صیغوں کے آخر میں آنے والا نون گرجاتا ہے یعنی

يَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ يَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلِيْ

3. تیسری قسم کے صیغوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی یعنی

يَفْعَلْنَ ۔ تَفْعَلْنَ

کچھ حروف ایسے ہیں جو مضارع کے شروع میں آجائیں تو مضارع کو خفیف کردیتے ہیں۔ یہ حروف درج ذیل ہیں۔

لَنْ ۔ اَنْ ۔ کَیْ ۔ اِذَنْ ۔ حَتّٰی ۔ لِ

مندرجہ بالا حروف میں سے پہلے چار اصلاً مضارع کو خفیف کرتے ہیں جبکہ آخری دو کے بعد ''اَنْ'' حرف محذوف سمجھا جاتا ہےجس کی وجہ سے مضارع خفیف ہوتا ہے۔ان حروف کی تفصیل درج ذیل ہے

1 لَنْ:

حرف لَنْ کے اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں لیکن جب یہ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہےتو اس میں دو طرح کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔

i۔ اِس میں زوردار نفی کا مفہوم پیدا ہوجاتا ہے۔

ii۔ اِس کے معنی مستقبل کے ساتھ مخصوص ہوجاتے ہیں۔

يَفْعَلُ	(وہ کرتا ہے/ کرے گا)
لَن يَفْعَلَ	(وہ ہرگز نہیں کرے گا)

☆ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ

☆ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ

☆ اِنَّ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الۡكُفۡرَ بِالۡاِيۡمَانِ لَنۡ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيۡـًٔا ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ 190

☆ وَقَالُوۡا لَنۡ يَّدۡخُلَ الۡجَنَّةَ اِلَّا مَنۡ كَانَ هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰى ؕ تِلۡكَ اَمَانِيُّهُمۡ ؕ قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ

☆ وَقَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدَةً ؕ قُلۡ اَتَّخَذۡتُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ عَهۡدًا فَلَنۡ يُّخۡلِفَ اللّٰهُ عَهۡدَهٗۤ

☆ قُلۡ لَّنۡ يَّنۡفَعَكُمُ الۡفِرَارُ اِنۡ فَرَرۡتُمۡ مِّنَ الۡمَوۡتِ اَوِ الۡقَتۡلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا

☆ لَنۡ تَنۡفَعَكُمۡ اَرۡحَامُكُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ ۚ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ۚ

② اَنۡ:

اسے حرفِ مصدر کہتے ہیں کیونکہ یہ فعل کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی دیتا ہے مثلاً:

اَمَرۡتُهٗ اَنۡ يَذۡهَبَ — میں نے اُسے جانے کا حکم دیا

☆ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنۡ نَعۡبُدَهٗ — اللہ نے ہمیں اپنی عبادت کرنے کا حکم دیا

☆ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰهَ — مجھے اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا

☆ اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تَذۡبَحُوۡا بَقَرَةً — بے شک اللہ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے

☆ عَسٰۤى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـًٔا وَّهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ وَعَسٰۤى اَنۡ تُحِبُّوۡا شَيۡـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمۡ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ

☆ اَلرِّبُوْ سَبْعُوْنَ حُوْبًا ۔ اَيْسَرُهَا اَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ

☆ كَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰهِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ

☆ اَلۡاِحۡسَانُ اَنۡ تَعۡبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ

☆ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ يُّتۡرَكُوۡۤا اَنۡ يَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُوۡنَ

☆ اِنَّمَاۤ اَمۡرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيۡـًٔا اَنۡ يَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ

☆ وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ

حرف اَنۡ اور فعل کا مجموعہ مَصۡدَر مُؤَوَّل کہلاتا ہے یعنی

اَنۡ + فعل = مصدر مُؤَوَّل

مصدر مؤوّل کی جگہ مصدر صریح لانا جائز ہے مثلاً

اَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَيۡرٌ لَّكُمۡ — تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے

190

صِيَامُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

اُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

اُرِيْدُ الْخُرُوْجَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

مصدر مؤوّل جملے میں مبتداء، خبر، فاعل، مفعول وغیرہ بن کر استعمال ہوتا ہے۔

③ كَيْ : تا کہ

یہ فعل کے بعد آ کر فعل کا مقصد بیان کرتا ہے۔

- ☆ اَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَيْ اَفْهَمَهٗ
- ☆ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا
- ☆ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ

كَيْ کے ساتھ اکثر لام جارّہ ہوتا ہے مثلاً

جِئْتُ لِكَيْ اَفْهَمَ الْقُرْاٰنَ

اِس لام کو اکثر حذف کر دیا جاتا ہے جیسے اوپر کی مثالوں میں ہے

لِكَيْ کو لَا نافیہ کے ساتھ ملا کر لکھا جاتا ہے

لِكَيْ + لَا = لِكَيْلَا

④ اِذَنْ : تب تو یا پھر تو

اس حرف سے پہلے ایک جملہ آتا ہے جس کا نتیجہ یا ردِ عمل 'اِذَنْ' سے ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً

- ☆ قُلْتُ لِزَيْدٍ ''هٰذَا الْكِتَابُ مُفِيْدٌ'' فَقَالَ ''اِذَنْ سَاَقْرَءُهٗ''

⑤ حَتّٰى : یہاں تک کہ

میں ہرگز نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ معلم اجازت دے

لَنْ اَجْلِسَ حَتّٰى يَأْذَنَ الْمُعَلِّمُ

- ☆ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ
- ☆ وَمَا يُعَلِّمَانِ حَتّٰى يَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ

190

☆ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصَارٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ

☆ قَالُوْا يٰمُوْسٰى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ وَاِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا

☆ اَلَا وَاِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا

☆ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

⑥ لِ: تاکہ

وجہ بتانے کے لیے استعمال ہوتا ہے

اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا تاکہ وہ اس کی عبادت کریں

خَلَقَ اللّٰهُ النَّاسَ لِيَعْبُدُوْهُ

میں پانی پینے کے لیے کلاس سے باہر نکلا

خَرَجْتُ مِنَ الْفَصْلِ لِاَشْرَبَ الْمَاءَ

اسے لامِ کَیْ بھی کہتے ہیں اور لام تعلیل بھی

لِ ۔ كَيْ ۔ لِكَيْ ایک ہی طرح استعمال ہوتے ہیں۔

☆ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط

☆ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ

☆ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

☆ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

☆ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ

☆ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

☆ اَلَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

مضارع اخف

فعل مضارع جب اخف ہوتا ہے تو مضارع کے تین قسم کے صیغوں میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ درج ذیل ہے۔

1. پہلی قسم کے صیغوں میں لام کلمہ پر آنے والی ' پیش ' سکون میں تبدیل ہو جاتی ہے یعنی

يَفْعَلُ ۔ تَفْعَلُ ۔ تَفْعَلُ ۔ اَفْعَلُ ۔ نَفْعَلُ

2. دوسری قسم کے صیغوں کے آخر میں آنے والا نون گر جاتا ہے یعنی

يَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ تَفْعَلَا ۔ يَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلُوْا ۔ تَفْعَلِیْ

3. تیسری قسم کے صیغوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی یعنی

يَفْعَلْنَ ۔ تَفْعَلْنَ

درج ذیل حروف مضارع پر داخل ہو کر اُسے اخف کر دیتے ہیں۔

1. لَمْ :

حرف لَمْ کے بھی اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں لیکن فعل مضارع پر داخل ہونے کے بعد یہ بھی اس میں دو طرح کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔

1. اس میں زوردار نفی کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔
2. اس کے معنی ماضی کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔

يَفْعَلُ (وہ کرتا ہے/کرے گا)

(اس نے بالکل نہیں کیا۔

لَمْ يَفْعَلْ اس نے کیا ہی نہیں)

☆ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ

☆ اَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيْرٌ

☆ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

☆ اَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ

☆ اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

190

② لَمَّا: (ابھی تک نہیں)

زید نے ابھی تک نہیں لکھا	لَمَّا يَكْتُبْ زَيْدٌ
سورج ابھی تک طلوع نہیں ہوا	لَمَّا تَطْلُعِ الشَّمْسُ
میں نے ابھی تک یہ کتاب نہیں پڑھی	لَمَّا اَقْرَءْ هٰذَا الْكِتَابَ

☆ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

☆ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ

③ اِنْ: (اگر)

'اِنْ' حرف شرط ہے۔ شرط والا جملہ، جملہ شرطیہ کہلاتا ہے۔ مثلاً اگر تو بیٹھے گا تو میں بیٹھوں گا

جملہ شرطیہ کے دو حصّے ہوتے ہیں

① شرط — اگر تو بیٹھے گا

② جواب شرط یا جزاء — تو میں بیٹھوں گا

اگر شرط اور جواب شرط دونوں میں فعل مضارع آئے (جیسا کہ عموماً ہوتا ہے) اور شرط بھی حرف "اِنْ" سے بیان کرنی ہو تو شرط والے فعل مضارع سے پہلے حرف 'اِنْ' لگتا ہے جس سے مضارع اخف ہوجاتا ہے اور جواب شرط/ جزاء والا مضارع خودبخود اخف ہوجاتا ہے۔

☆ اگر تو بیٹھے گا تو میں بیٹھوں گا	اِنْ تَجْلِسْ اَجْلِسْ
☆ اگر تو مجھے مارے گا تو میں تجھے ماروں گا	اِنْ تَضْرِبْنِيْ اَضْرِبْكَ
☆ اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا	اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ
☆ اگر تو رحم کرے گا تو تجھ پر رحم کیا جائے گا	اِنْ تَرْحَمْ تُرْحَمْ
☆ اگر وہ محنت کرے گا تو کامیاب ہوگا	اِنْ يَّجْتَهِدْ يَنْجَحْ

مندرجہ ذیل اسماء بھی شرط اور جزاء پر داخل ہوتے ہیں:۔

مَنْ۔ مَا۔ اَيْنَ۔ اَنّٰى۔ مَتٰى۔ اَيٌّ۔ مَهْمَا

☆ مَنْ يَّرْحَمْ يُرْحَمْ	جو رحم کرے گا اس پر رحم کیا جائے گا
☆ مَنْ يَّجْتَهِدْ يَنْجَحْ	جو محنت کرے گا کامیاب ہوگا

190

☆ مَا تَشْرَبْ اَشْرَبْ — جو تو پیئے گا میں پیوں گا

☆ مَا تَقُوْلِیْ اَفْعَلْ — جو تم کہو گی میں کروں گا

☆ اَیْنَ تَذْهَبُوْا نَذْهَبْ — جہاں تم جاؤ گے ہم بھی وہاں جائیں گے

☆ مَتٰی تَصُمْ اَصُمْ — جب تو روزہ رکھے گا میں بھی روزہ رکھوں گا

☆ اَیُّهُمْ یَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْهُ — ان میں سے جو مجھے مارے گا میں بھی اسے ماروں گا

☆ مَهْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ — جو کچھ تو کرے گا وہی میں کروں گا

اِذَا ایک اسم ظرف ہے لیکن اس میں شرط کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ اِذَا کے ساتھ اکثر فعل ماضی استعمال ہوتا ہے لیکن معنی مضارع کے دیتا ہے، جیسے

☆ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ — جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں

حرف لَوْ بھی شرط کے لیے آتا ہے لیکن یہ صرف ماضی میں ایک غیر تکمیل شدہ شرط کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے

☆ لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَّ — اگر تو بوتا تو کاٹتا

☆ لَوِ اجْتَهَدْتَّ لَنَجَحْتَ — اگر تو محنت کرتا تو کامیاب ہوتا

لَوْ کے جواب پر اکثر لام استعمال ہوتا ہے لیکن منفی جملے کے ساتھ لام کا استعمال نہیں کیا جاتا، جیسے

☆ لَوْ صَدَقْتَ مَا ضُرِبْتَ — اگر تو سچ بولتا تو نہ پٹتا

ہم جانتے ہیں کہ جملہ شرطیہ دو جملوں سے مرکب ہوتا ہے، پہلے جملے کو شرط کہتے ہیں اور دوسرا شرط یا جزاء کہلاتا ہے۔ شرط والا جملہ ہمیشہ جملہ فعلیہ ہوتا ہے جبکہ جواب شرط یا جزاء والا جملہ، جملہ فعلیہ بھی ہوسکتا ہے اور جملہ اسمیہ بھی، جیسے

☆ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

شرط اور جواب شرط جب دونوں جملہ فعلیہ ہوں تو دونوں کا فعل، فعل مضارع بھی ہوسکتا ہے اور فعل ماضی بھی۔ اسی طرح دونوں میں سے کسی ایک کا فعل، فعل مضارع ہوسکتا ہے اور دوسرے کا فعل ماضی۔ فعل مضارع تو قاعدے کے مطابق اخف ہوجاتا ہے لیکن فعل ماضی میں مبنی کی طرح کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی، جیسے

☆ مَنْ لَّا یَرْحَمْ لَا یُرْحَمْ — (دونوں فعل مضارع)

☆ مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ — (دونوں فعل ماضی)

190

☆ مَنْ کَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَۃِ نَزِدْ لَہٗ فِیْ حَرْثِہٖ (پہلا فعل ماضی اور دوسرا فعل مضارع)

☆ مَنْ یَقُمْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ (پہلا فعل مضارع اور دوسرا فعل ماضی)

جواب شرط یا جزاء اگر جملہ اسمیہ ہو یا جملہ انشائیہ یعنی فعل امر اور فعل نہی (آگے پڑھیں گے) ہو، ماضی قَدْ کے ساتھ ہو یا مضارع بغیر لَا کے منفی ہو تو جواب شرط یا جزاء پر فَ داخل کرنا واجب ہے، جیسے

☆ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ خَیْرٌ مِّنْھَا

☆ اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ

☆ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا

☆ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ

④ لِ (لامِ امر) خواہش

فعل مجہول (Passive voice) میں مطلقاً یعنی تینوں قسم (غائب، حاضر اور متکلم) کے صیغوں میں اور فعل معروف (Active Voice) میں غائب اور متکلم سے کسی خواہش کے اظہار کے لیے مضارع سے پہلے 'لِ' لگایا جاتا ہے جسے ''لامِ امر'' کہتے ہیں۔

یَفْعَلُ	(وہ کرتا ہے/کرے گا)
لِیَفْعَلْ	(اسے چاہیے کہ وہ کرے)
لِاَفْعَلْ	(مجھے کرنا چاہیے)

☆ لام کَیْ مضارع کو خفیف کرتا ہے جبکہ لام امر اخف۔ پہلی قسم کے صیغوں میں تو لامِ کَیْ اور لامِ امر کی پہچان آسانی سے ہو جاتی ہے مثلاً

لِیَفْعَلَ	(تا کہ وہ کرے)	لامِ کَیْ
لِیَفْعَلْ	(اسے چاہیے کہ وہ کرے)	لامِ امر

☆ دوسری اور تیسری قسم کے صیغوں میں لامِ کَیْ اور لامِ امر کی پہچان عام طور پر سیاق وسباق اور جملہ کے مفہوم سے ہوتی ہے کیونکہ

دوسری اور تیسری قسم کے صیغوں کی شکل خفیف اور اخف دونوں میں ایک ہی ہوتی ہے۔

(تاکہ وہ سنیں) لِيَسْمَعُوْا

(انھیں سننا چاہیے) لِيَسْمَعُوْا

☆ لام کی اور لام امر میں پہچان کرنے کا ایک طریقہ اور بھی ہے کہ جب لام امر سے پہلے 'وَ' یا 'فَ' آجائے تو لام امر ساکن ہوجاتا ہے جبکہ لام کی ساکن نہیں ہوتا۔

(اور تاکہ وہ سنیں) وَلِيَسْمَعُوْا

(اور انھیں چاہیے کہ سنیں) وَلْيَسْمَعُوْا

۱۔ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

۲۔ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ

۳۔ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ

۴۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ

۵۔ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ

۶۔ اسے چاہیے کہ (وہ) محنت کرے تاکہ (وہ) کامیاب ہو

۷۔ پس ہمیں چاہیے کہ (ہم) اپنے رب کی عبادت کریں تاکہ ہمارا رب ہمیں بخش دے۔

۸۔ انھیں چاہیے کہ (وہ) مسلمانوں کی مدد کریں

۹۔ ہمیں چاہیے کہ (ہم) اللہ کی مدد کریں تاکہ وہ ہماری مدد کرے

۱۰۔ ہر طالب علم یہ سبق پڑھے اور اس کو لکھے۔

فعل امر

مخاطب کو کسی کام کا حکم دینے کے لیے یا درخواست کرنے کے لیے فعل امر استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً تم لکھو۔ اے اللہ ہماری مدد فرما

فعل امر بنانے کا طریقہ:

☆ فعل امر فعل مضارع سے بنے گا
☆ حاضر کے صیغوں سے بنے گا۔

۱۔ مضارع کو اخف کریں
۲۔ علامت مضارع ہٹا دیں۔ اگر پڑھا جائے تو یہی فعل امر ہے ورنہ پڑھنے کے لیے
۳۔ شروع میں **ہمزۃ الوصل** کا اضافہ کریں۔

ہمزۃ الوصل کی حرکت کا فیصلہ عین کلمہ کی حرکت سے کریں۔ جن ابواب میں عین کلمہ کی حرکت پیش ہے ان میں **ہمزۃ الوصل** پر پیش لگائیں۔ جن ابواب میں عین کلمہ کی حرکت زبر یا زیر ہے ان میں **ہمزۃ الوصل** پر زیر لگائیں۔ اس اصول کے تحت صرف دو ابواب (نَصَرَ - يَنْصُرُ اور كَرُمَ - يَكْرُمُ) سے فعل امر بناتے ہوئے **ہمزۃ الوصل** پر پیش آئے گی باقی میں زیر۔

نوٹ: باب افعال سے فعل امر فعل مضارع میں زائد حرف ہمزہ کو ظاہر کر کے بنائیں۔ جیسے

يُأَنْفِقُ اَنْفَقَ

ن ص ر (ن)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	تَنْصُرُ	تَنْصُرَانِ	تَنْصُرُوْنَ
مؤنث	تَنْصُرِيْنَ	تَنْصُرَانِ	تَنْصُرْنَ

(فعل مضارع کو اخف کیا)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	تَنْصُرْ	تَنْصُرَا	تَنْصُرُوْا
مؤنث	تَنْصُرِیْ	تَنْصُرَا	تَنْصُرْنَ

(علامت مضارع ہٹائی)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	نْصُرْ	نْصُرَا	نْصُرُوْا
مؤنث	نْصُرِیْ	نْصُرَا	نْصُرْنَ

(پڑھنے کے لیے شروع میں ھمزۃ الوصل لگایا اور اس پر قاعدے کے مطابق حرکت لگائی)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اُنْصُرْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرُوْا
مؤنث	اُنْصُرِیْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرْنَ

اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ

ف ت ح (ف)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِفْتَحْ	اِفْتَحَا	اِفْتَحُوْا
مؤنث	اِفْتَحِیْ	اِفْتَحَا	اِفْتَحْنَ

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

غ ف ر (ض)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِغْفِرْ	اِغْفِرَا	اِغْفِرُوْا
مؤنث	اِغْفِرِیْ	اِغْفِرَا	اِغْفِرْنَ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ

ر ح م (س)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِرْحَمْ	اِرْحَمَا	اِرْحَمُوْا
مؤنث	اِرْحَمِیْ	اِرْحَمَا	اِرْحَمْنَ

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ

ن ف ق (افعال) اَنْفَقَ یُنْفِقُ

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اَنْفِقْ	اَنْفِقَا	اَنْفِقُوْا
مؤنث	اَنْفِقِیْ	اَنْفِقَا	اَنْفِقْنَ

وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاکُمْ

190

ط ھ ر (تفعیل)

	واحد	مثنّی	جمع
مذکر	طَهِّرْ	طَهِّرَا	طَهِّرُوْا
مؤنث	طَهِّرِیْ	طَهِّرَا	طَهِّرْنَ

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَ عَمَلِیْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكَذِبِ وَ عَيْنِیْ مِنَ الْخِيَانَةِ

ق ب ل (تفعل)

	واحد	مثنّی	جمع
مذکر	تَقَبَّلْ	تَقَبَّلَا	تَقَبَّلُوْا
مؤنث	تَقَبَّلِیْ	تَقَبَّلَا	تَقَبَّلْنَ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

ع ر ف (تفاعل)

	واحد	مثنّی	جمع
مذکر	تَعَارَفْ	تَعَارَفَا	تَعَارَفُوْا
مؤنث	تَعَارَفِیْ	تَعَارَفَا	تَعَارَفْنَ

تَعَارَفُوْا بَيْنَكُمْ

غ ن م (افتعال)

	واحد	مثنّی	جمع
مذکر	اِغْتَنِمْ	اِغْتَنِمَا	اِغْتَنِمُوْا
مؤنث	اِغْتَنِمِیْ	اِغْتَنِمَا	اِغْتَنِمْنَ

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ

غ ف ر (استفعال)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	اِسْتَغْفِرْ	اِسْتَغْفِرَا	اِسْتَغْفِرُوْا
مؤنث	اِسْتَغْفِرِیْ	اِسْتَغْفِرَا	اِسْتَغْفِرْنَ

قَالُوْا یٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

قرآن مجید کا مختصر ترین فعل امر

و ق ی (ض)

	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکر	قِ	قِیَا	قُوْا
مؤنث	قِیْ	قِیَا	قِیْنَ

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

درج ذیل مادوں سے ابواب کو مدنظر رکھتے ہوئے فعل امر بنائیں۔

۱۔ ع ب د (ن)
۲۔ ج ع ل (ف)
۳۔ ھ د ی (ض)
۴۔ ت و ب (ن)
۵۔ ش ر ح (ف)
۶۔ ی س ر (تفعیل)
۷۔ ح ل ل (ن)
۸۔ س ل م (افعال)
۹۔ ق و م (افعال)
۱۰۔ ء ت ی (افعال)

190

فعل نہی

جس فعل میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم پایا جائے اسے فعل نہی کہتے ہیں۔ مثلاً
تو مت لکھ۔ تمہیں اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔
فعل نہی بنانے کے لیے حرف ' لَا ' استعمال کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے مضارع اخف ہو جاتا ہے۔

تَكْتُبُ	(تو لکھتا ہے/ لکھے گا)
لَا تَكْتُبُ	(تو نہیں لکھتا ہے/ لکھے گا)
لَا تَكْتُبْ	(تو مت لکھ)

اردو میں لفظ ' نہیں ' میں کسی کام کے نہ ہونے کا مفہوم ہوتا ہے اور اس کے لیے نفی کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے جبکہ ' نہی ' میں کسی کام سے منع کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

- لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ
- لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ
- لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ
- لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
- لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ
- لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ
- لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا
- لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط
- يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ط
- لَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا
- تو مت ڈر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے
- تم (سب) ایک ہی دروازے سے داخل مت ہونا
- تم (سب) گواہی مت چھپاؤ
- تم (سب) بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے
- وہ ٹھنڈا پانی نہ پئیں

190

منصوبات

وہ اسم جو حالت نصب میں ہو منصوب کہلاتا ہے۔ہم جانتے ہیں کہ اسم اعرابی حالت کے اعتبار سے یا تو مرفوع ہوتا ہے یا منصوب یا پھر مجرور چوتھی حالت کوئی نہیں ہوتی اسم صرف دو صورتوں میں مجرور ہوتا ہے۔

ا۔ جب وہ مضاف الیہ ہو مثلاً	كِتَابُ زَيْدٍ
۲۔جب اس سے پہلے حرف جرّ آجائے مثلاً	فِي كِتَابِ زَيْدٍ

اس طرح اسم کے حالت رفع میں ہونے کی بھی چند ہی وجوہات ہیں۔

ا۔ جب جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر ہو مثلاً	زَيْدٌ صَالِحٌ
۲۔ جب جملہ فعلیہ میں فاعل ہو	ضَرَبَ زَيْدٌ
۳۔ جب نائب الفاعل ہو	ضُرِبَ زَيْدٌ

اسم کے منصوب ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں جن میں سے چند ہم پڑھ چکے ہیں اور چند پڑھیں گے۔ وہ سب درج ذیل ہیں:

① حروف مشبہ بالفعل کا اسم

- اِنَّ زَيْدًا صَالِحٌ
- اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
- كَاَنَّ زَيْدًا مَرِيْضٌ
- لٰكِنَّ الْكَافِرِيْنَ جَاهِلُوْنَ
- لَيْتَ الْاِسْلَامَ غَالِبٌ
- لَعَلَّ الصِّحَّةَ دَائِمَةٌ

② ما اور لا مشبہ بلیس کی خبر

- مَا هٰذَا بَشَرًا
- لَا رَجُلٌ صَالِحًا
- لَيْسَ زَيْدٌ طَوِيْلًا

190

③ لائے نفی جنس کا اسم

- لَا رَیْبَ فِیْہِ
- لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

④ منادٰی مضاف

- یَا عَبْدَ اللّٰہِ
- یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

⑤ افعال ناقصہ کی خبر

افعالِ ناقصہ میں سے کَانَ کے متعلق ہم پڑھ چکے ہیں۔ باقی افعالِ ناقصہ درج ذیل ہیں۔

صَارَ (ہو گیا)	صَارَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا (غریب امیر ہو گیا)
اَصْبَحَ (صبح کی۔صبح کے وقت ہوا۔ ہو گیا)	اِنْ اَصْبَحَ مَاءُ کُمْ غَوْرًا (اگر تمہارا پانی نیچا ہو جائے)
اَضْحٰی (چاشت کے وقت ہوا)	اَضْحَی النَّاسُ مَشْغُوْلِیْنَ (چاشت کے وقت لوگ مصروف ہو گئے)
اَمْسٰی (شام کے وقت ہوا)	اَمْسَی الْھَوَاءُ بَارِدًا (شام کے وقت ہوا ٹھنڈی ہو گئی)
ظَلَّ (دن بھر رہا)	ظَلَّ الْوَلَدُ لَاعِبًا (لڑکا دن بھر کھیلتا رہا)
بَاتَ (رات بھر رہا)	بَاتَ الْمَرِیْضُ نَائِمًا (مریض رات بھر سوتا رہا)
مَادَامَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	اَنَا قَائِمٌ مَادَامَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا (جب تک استاد کھڑا ہے میں کھڑا ہوں)

✧ مَازَالَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	مَازَالَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید بدستور امیر ہے)
✧ مَابَرِحَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	مَابَرِحَ زَيْدٌ صَائِمًا (زید ابھی تک روزہ سے ہے)
✧ مَا انْفَكَّ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	مَا انْفَكَّ الْمُسْلِمُوْنَ خَاسِئِيْنَ (مسلمان ابھی تک رسوا ہیں)
✧ مَافَتِیءَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	مَافَتِیءَ الْمُعَلِّمُ اَمِيْنًا (معلم اب بھی امانت دار ہے)
✧ لَيْسَ (نہیں)	لَيْسَ زَيْدٌ مُجْتَهِدًا (زید محنتی نہیں ہے)

⑥ مفعول

مفعول کی پانچ اقسام ہیں جنہیں مفاعیل خمسہ کہا جاتا ہے ہم نے جملہ فعلیہ میں جو مفعول پڑھا ہے وہ مفعول کی پہلی قسم ہے جسے 'مفعول بِہٖ' کہتے ہیں۔ مفعول کی پانچوں اقسام درج ذیل ہیں

① مفعول بِہٖ

وہ چیز یا ذات جس پر فعل واقع ہو

- ✧ اَكَلَ اِبْرَاهِيْمُ التُّفَّاحَ
- ✧ ضَرَبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا
- ✧ نَصَرَ الْمُسْلِمِيْنَ
- ✧ وَعَدَ الْوَلَدَيْنِ
- ✧ كَتَبَ الْكُتُبَ
- ✧ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

190

ایک سے زائد مفعول بِہٖ

- اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتَابَ
- حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُوْدًا عَالِمًا
- اَعْطَیْنَاكَ الْکَوْثَرَ

فعل کا حذف: درج ذیل تین مقامات میں صرف مفعول بِہٖ مذکور ہوتا ہے فعل اور فاعل دونوں مقدّر ہوتے ہیں۔

1. **تحذیر :** کسی کام سے تنبیہ کرنا۔ مثلاً ہم اردو میں کہتے ہیں سانپ سانپ تو مراد ہوتا ہے سانپ سے بچو۔
عربی میں فعل ' اِحْذَرْ ' کو مقدّر سمجھا جاتا ہے یا پھر ' اِتَّقِ ' یا ' بَعِّدْ ' کو بھی مقدر مان سکتے ہیں۔
تحذیر کے لیے ضروری ہے کہ
i۔ جس چیز سے متنبہ کرنا مقصود ہو اسکی تکرار ہو
- اَلنَّارَ اَلنَّارَ (آگ سے بچ)

ii۔ عطف کے ساتھ ہو
- اَلْکَذِبَ وَ النِّفَاقَ (جھوٹ اور منافقت سے بچ)

iii۔ اِیَّاكَ یا اسکے کسی صیغے مثلاً اِیَّاکُمَا ، اِیَّاکُمْ وغیرہ کے ساتھ ہو
- اِیَّاكَ وَالْکَذِبَ

2. **اِغْرَاء :** کسی اچھے کام پر ابھارنا یا آمادہ کرنا۔
اس کے لیے اِلْزَمْ (وابستہ رہ)۔ خُذْ (پکڑ) یا اِخْتَرْ (اختیار کر) فعل محذوف سمجھا جاتا ہے۔
اِغراء کے لیے شرط یہ ہے کہ جس چیز پر آمادہ کرنا مقصود ہو اسکی تکرار کی جائے
- اَلْحَیَاءَ اَلْحَیَاءَ (حیا اختیار کر)
- اَلْاِجْتِہَادَ اَلْاِجْتِہَادَ (کوشش کو لازم بناؤ)

3. **اِخْتِصَاص:** کسی بات کو کسی خاص فرد یا چیز کے لیے مخصوص کرنا۔
- نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ
- وَالصَّابِرِیْنَ فِی الْبَأْسَاءِ وَ الضَّرَّاءِ وَ حِیْنَ الْبَأْسِ

190

ان کے علاوہ چند مقامات سماعی ہیں جہاں فعل اور فاعل کو حذف کر کے صرف مفعول بِہٖ بولا جاتا ہے

- اَهْلًا وَسَهْلًا وَمَرْحَبًا

یعنی اَتَيْتَ اَهْلًا وَوَطِئْتَ سَهْلًا وَصَادَفْتَ مَرْحَبًا

(آپ اپنوں میں آئے اور نرم اور آسان راستہ طے کیا اور کشادہ مقام حاصل کرلیا)

- غُفْرَانَكَ رَبَّنَا یعنی نَطْلُبُ غُفْرَانَكَ

② مفعول مطلق:

ایک ایسا مصدر جو فعل کی

i۔ تاکید کے لیے

ii۔ نوعیت یا کیفیت بتانے کیلیے

iii۔ تعداد بتانے کے لیے

حالت نصب میں استعمال ہوتا ہے مثلاً

- ضَرَبْتُهٗ ضَرْبًا (تاکید کے لیے)
- كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (تاکید کے لیے)
- ضُرِبَ السَّارِقُ ضَرْبًا شَدِيْدًا (نوعیت کیلیے)
- جَلَسَ جِلْسَةَ الْمُعَلِّمِ (نوعیت کیلیے)
- قَرَأْتُ الرِّسَالَةَ قِرَائَةً وَّاحِدَةً (تعداد کیلیے)
- فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ (تعداد کیلیے)

جب مفعول مطلق صرف تاکید کے لیے لانا ہو تو اس کا مترادف لفظ بھی بول سکتے ہیں۔

- جَلَسْتُ قُعُوْدًا
- قَامَ الْخَطِيْبُ وَقُوْفًا

لفظ كُلٌّ اور بَعْضٌ اسم صفت اور اسم عدد مفعول مطلق کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں۔

- فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ
- تَاَثَّرَ بَعْضَ التَّأَثُّرِ
- وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ

190

- اُذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا (ذِكْرًا كَثِيْرًا)
- فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً

بہت سے مقامات پر صرف مفعول مطلق مذکور ہوتا ہے اور جملہ کا باقی حصّہ محذوف ہوتا ہے۔

- شُكْرًا لَكَ (اَشْكُرُ شُكْرًا لَكَ)
- سُبْحَانَ اللّٰهِ (نُسَبِّحُ سُبْحَانَ اللّٰهِ)
- وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (وَاَحْسِنُوْا بَالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا)

3 مفعول لہٗ:

ایک ایسا منصوب اسم جو فعل کے واقع ہونے کا سبب یا وجہ بیان کرے۔ اسے **مفعول لِاَجْلِهٖ** بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی مصدر ہوتا ہے۔

- ضَرَبْتُهٗ تَأْدِيْبًا (میں نے اسے ادب سکھانے کے لیے مارا)
- اُعْبُدُوا اللّٰهَ شُكْرًا
- وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ
- يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ
- يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ
- وَالسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ط

4 مفعول فيه:

اسے ظرف بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ منصوب اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر جگہ کو ظاہر کرے تو ظرف مکان اور اگر وقت بتائے تو ظرف زمان کہلاتا ہے

- سَافَرْتُ يَوْمَ السَّبْتِ (میں نے ہفتے کے روز سفر کیا)
- صُمْتُ شَهْرًا (میں نے ایک ماہ روزے رکھے)
- ذَهَبْتُ خَلْفَ زَيْدٍ (میں زید کے پیچھے چلا)
- وَقَفَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (وہ درخت کے نیچے ٹھہرا)

190

قَرَءْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا اَمَامَ الْمُعَلِّمِ

صَبَاحًا (ظرف زمان)

اَمَامَ الْمُعَلِّمِ (ظرف مکان)

ظرف زمان:

ثَانِيَة	(سیکنڈ)	دَقِيْقَة	(منٹ)
سَاعَة	(گھنٹہ)	يَوْم	(دن)
اُسْبُوْع	(ہفتہ)	سَنَة - عَام	(سال)
قَرْن	(صدی)	دَهْر	(زمانہ)
بُكْرَة	(صبح سویرے)	اَصِيْل	(شام)
صَبَاح	(صبح)	مَسَاء	(شام)
لَيْل	(رات)	نَهَار	(دن)
اَبَد	(ہمیشہ)	حِيْن	(وقت)

☆ ترکیب میں ظرف زمان پر حرف جرّ داخل نہ ہو تو وہ ہمیشہ منصوب ہوگا اور مضاف نہ ہو آخر میں تنوین آئے گی۔

اُذْكُرُوا اللّٰهَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

ظرف مکان:

فَوْقَ	(اوپر)	تَحْتَ	(نیچے)	اَمَامَ	(سامنے)
خَلْفَ	(پیچھے)	قَبْلَ	(پہلے)	بَعْدَ	(بعد میں)
قُدَّامَ	(آگے)	وَرَاءَ	(پیچھے/آگے/سوا)	بَيْنَ	(درمیان)

عِنْدَ - لَدُنْ - لَدٰى (پاس)

☆ یہ تمام الفاظ مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں

✧ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ✧ اَتٰى زَيْدٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

☆ مندرجہ ذیل الفاظ بھی ظروف مکان ہیں۔

يَمِيْنًا (دائیں طرف) شِمَالًا (بائیں طرف) يَسَارًا (بائیں طرف)

شَرْقًا ۔ غَرْبًا ۔ جَنُوْبًا ۔ شَمَالًا (جہات اربعہ)

☆ ظروف کے ساتھ لام تعریف اور حروف جارہ بھی لگائے جاتے ہیں

✧ يَمِيْن اور شِمَال کے ساتھ اکثر 'عَنْ' لگایا جاتا ہے

عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ

✧ باقی کے ساتھ عموماً 'مِنْ' لگتا ہے

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

✧ جہات کے ساتھ زیادہ تر 'فِیْ' لگتا ہے

اَلْبَحْرُ فِیْ غَرْبِ الْهِنْدِ

☆ وہ ظرف مکان جو معین اور محدود جگہ بتاتے ہوں عموماً 'فِیْ' کے بعد حالت جر میں آتے ہیں مثلاً دَارٌ۔ بَيْتٌ ۔ مَسْجِدٌ ۔مَدْرَسَةٌ ۔ مَكَّةُ
لیکن اگر دَخَلَ ۔ نَزَلَ اور سَكَنَ کے بعد آئیں تو بغیر فِیْ کے حالت نصب میں بولے جاتے ہیں۔

✧ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ

✧ يَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

قبل اور **بعد** : جب مضاف ہو کر آتے ہیں تو حالت نصب میں آتے ہیں۔

قَبْلَ الْفَجْرِ اور بَعْدَ الْفَجْرِ

✧ اگر ان سے پہلے حرف جار آجائے جو عموماً 'مِنْ' ہوتا ہے تو یہ حالت جرّ میں چلے جاتے ہیں لیکن معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا

مِنْ قَبْلِ الْفَجْرِ اور مِنْ بَعْدِ الْفَجْرِ

✧ اگر ان کا مضاف الیہ مذکور نہ ہو یعنی ذکر نہ کیا جائے تو ان کے آخر پر پیش آتی ہے خواہ ان سے پہلے حرف جرّ 'مِنْ' ہی کیوں نہ ہو بلکہ ایسی صورت میں ان سے پہلے 'مِنْ' ضرور لگتا ہے۔

مِنْ قَبْلُ اور مِنْ بَعْدُ

حَيْثُ: ظرف مکان ہے اور زمان کے لیے بھی آتا ہے اس کے آخر پر ہمیشہ پیش آتا ہے

- فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

⑤ **مفعول مَعَهٗ**:۔

وہ منصوب اسم جو اس 'واو' کے بعد ہو جو 'مَعَ' (ساتھ) کے معنی دے۔ اس 'واو' کو واو معیّت کہتے ہیں۔

- جَاءَ زَيْدٌ وَبَكْرًا (زید بکر سمیت آیا)
- اَكَلَ الْوَالِدُ وَالْاَبْنَاءَ (والد نے بیٹوں کے ساتھ کھایا)
- دَخَلْتُ الْمَدْرَسَةَ وَاَخَاكَ (میں تیرے بھائی سمیت مدرسے میں داخل ہوا)

⑦ **حال**:۔

حال وہ منصوب اسم ہے جو فعل واقع ہونے کے وقت فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے۔

- جَاءَ الْوَلَدُ ضَاحِكًا (لڑکا ہنستے ہوئے آیا) (فاعل کی حالت)
- وَجَدْتُ الطِّفْلَ خَائِفًا (میں نے بچے کو خوفزدہ پایا) (مفعول کی حالت)
- كَلَّمْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ (فاعل اور مفعول دونوں کی حالت)
(میں نے زید سے کلام کیا جبکہ ہم دونوں سوار تھے)

- جس کا حال بیان کیا جائے اسے ذُوالحال کہتے ہیں
- حال عموماً نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال معرفہ
- حال ایک سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں

رَجَعَ مُوْسٰى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا

☆ حال مفرد بھی ہو سکتا ہے اور جملہ بھی۔ پھر جملہ اسمیہ بھی ہو سکتا ہے اور جملہ فعلیہ بھی۔ اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابط کی ضرورت ہوتی ہے وہ رابط یا تو واو ہوتا ہے جسے واو حالیہ کہتے ہیں یا ضمیر یا پھر دونوں مثلاً:

- لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ (جملہ اسمیہ - واو)
- اِهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ (جملہ اسمیہ - ضمیر)
- خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ (جملہ اسمیہ - واو اور ضمیر)
- وَجَاءُوْا اَبَاهُمْ عِشَاءً يَّبْكُوْنَ (جملہ فعلیہ - ضمیر)

190

حال کی مزید مثالیں

- اُدۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا
- یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوۡدًا
- تَرَکُوۡكَ قَآئِمًا
- یَبِیۡتُوۡنَ لِرَبِّهِمۡ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا
- قَالَتۡ یٰوَیۡلَتٰۤی ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوۡزٌ
- لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنۡتُمۡ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعۡلَمُوۡا مَا تَقُوۡلُوۡنَ وَلَا جُنُبًا
- وَاِذۡ قَالَ لُقۡمٰنُ لِابۡنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشۡرِكۡ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۳﴾
- وَلَدَتۡكَ اُمُّكَ بَاکِیًا وَالنَّاسُ حَوۡلَكَ ضَاحِکُوۡنَ
  فَاعۡمَلۡ صَالِحًا لِتَذۡهَبَ ضَاحِکًا وَالنَّاسُ حَوۡلَكَ بَاکُوۡنَ

⑧ تمییز:۔

تمییز وہ منصوب اسم ہے جو کسی مبہم معنی والے اسم سے یا جملے کے معنی سے ابہام دور کر کے مطلب کو واضح کر دیتا ہے اِسے مُمیِّز بھی کہتے ہیں۔جس اسم یا جملے کے معنی کا ابہام دور کیا جائے وہ مُمَیَّز کہلاتا ہے۔

اسم کا ابہام: لِزَیۡدٍ مِتۡرَانِ (زید کے پاس دو میٹر ہے)

اس جملے میں لفظ مِتۡرَانِ میں ابہام ہے۔زید کے پاس دو میٹر کیا ہے؟ اس ابہام کو دور کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اسماء میں سے کوئی اسم استعمال کرنا پڑے گا۔

لِزَیۡدٍ مِتۡرَانِ حَرِیۡرًا (زید کے پاس دو میٹر ریشم ہے)

یا

لِزَیۡدٍ مِتۡرَانِ خَیۡطًا (زید کے پاس دو میٹر دھاگہ ہے)

یہ ابہام عدد یا مقدار (وزن، ماپ، مساحت یعنی پیائش) میں ہوسکتا ہے

- یٰۤاَبَتِ اِنِّیۡ رَاَیۡتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوۡکَبًا (عدد کا ابہام)
- فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَیۡرًا یَّرَهٗ (مقدار کا ابہام)

جملے کا ابہام: بعض اوقات کسی لفظ کی بجائے پورے جملے میں ابہام ہوتا ہے مثلاً

زَیْدٌ حَسَنٌ (زید اچھا ہے)

اگرچہ جملہ مکمل ہے لیکن معنی میں ابہام ہے کہ کس لحاظ سے یا کس اعتبار سے اچھا ہے اس ابہام کو درج ذیل الفاظ سے دور کیا جاسکتا ہے

زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْھًا (زید چہرے کے اعتبار سے اچھا ہے)

زَیْدٌ حَسَنٌ ذَوْقًا (زید ذوق کے اعتبار سے اچھا ہے)

تمییز کی مزید مثالیں

- فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا
- اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا
- رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا
- اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا
- قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا
- كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ
- وَالْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا
- هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا
- هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا
- هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا

⑨ مُسْتَثْنٰی :۔

وہ اسم ہے جو اِلَّا یا استثناء کے کلمات کے بعد ذکر کیا جائے تا کہ اسے ماقبل کے حکم سے خارج کر دیا جائے۔استثناء کے معنی ہیں کئی چیزوں میں سے ایک یا کئی کو الگ کر دینا۔نحو کی اصطلاح میں استثناء سے مراد ہے کہ حرف استثناء کے ماقبل جملے میں جو حکم (اثبات یا نفی) ہو اس حکم سے مابعد کو خارج کر دینا۔یعنی یہ بتانا کہ مابعد کا حکم ماقبل کے خلاف ہے

میں نے سب پھل کھائے مگر انگور (یعنی انگور نہیں کھائے)

میں نے سب پھل نہیں کھائے مگر انگور (یعنی صرف انگور کھائے)

حرف استثناء سے پہلے جس کے لیے حکم ثابت ہو اُسے ’’ مستثنیٰ مِنْهُ ‘‘ کہتے ہیں

سب پھل	مستثنٰی منه
مگر	حرفِ استشناء
انگور	مستثنٰی

1. مستثنٰی منہ مذکور ہو اور اِلَّا سے پہلے کلام مُوجَبْ تامّ ہو یعنی اس جملے میں نفی اور استفہام نہ ہو تو مستثنٰی منصوب ہوتا 190
ہے

- اَكَلْتُ الْفَوَاكِهَ اِلَّا عِنَبًا
- جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا
- كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ
- لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْتَ
- فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِيْسَ
- فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ

2. مستثنٰی منہ مذکور ہو مگر اِلاَّ سے پہلے کلام غیر مُوجَبْ ہو تو مستثنٰی منصوب بھی ہو سکتا ہے اور مستثنٰی منہ کی مطابقت میں مرفوع یا مجرور بھی

مَا حَضَرَ التَّلَامِيْذُ اِلَّا زَيْدًا / زَيْدٌ (طلبہ نہیں آئے سوائے زید کے)
چونکہ مستثنٰی منہ مرفوع ہے لہٰذا اسکی مطابقت میں مستثنٰی بھی مرفوع ہے۔

مَا سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِيْنَ اِلَّا الْاَوَّلَ یا مَا سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِيْنَ اِلَّا الْاَوَّلِ
چونکہ مستثنٰی منہ مجرور ہے لہٰذا اس کی مطابقت میں مستثنٰی بھی مجرور ہے

3. مستثنٰی منہ مذکور نہ ہو بلکہ اِلَّا سے پیشتر کلام ناقص ہو تو اِلَّا کا اثر یا عمل باقی نہ رہے گا بلکہ مستثنٰی ماقبل عوامل کی مطابقت میں اعراب پائے گا

مَا جَاءَ اِلَّا زَيْدٌ (زید فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے)

مَا رَاَيْتُ اِلَّا زَيْدًا (زید مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے)

لَمْ اُسَافِرْ اِلَّا مَعَ زَيْدٍ (زید مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے)

مختصراً مستثنٰی صرف دو شرطوں کے ساتھ ہی لازماً منصوب ہوتا ہے

i۔ جملہ میں مستثنٰی منہ مذکور ہو

ii۔ جملہ مثبت ہو

غَيْرُ ، سِوٰى، عَدَا، خَلَا اور حَاشَا بھی اِلَّا کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ غیر اور سوی کا مابعد اسم ان کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے جبکہ عدا، خلا اور حاشا حروف جارہ ہونے کی وجہ سے اسم کو جر دیتے ہیں۔ البتہ عَدَا اور خَلَا سے پہلے مَا لگ جائے تو یہ فعل ماضی بن کر اپنے مابعد اسم کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔

افعال مدح و ذمّ

افعال مدح وذم وہ افعال ہیں جو کسی کی مدح یا مذمت کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ یہ تعداد میں چار ہیں۔ دو مدح کے لیے اور دو ذمّ کے لیے۔ نِعْمَ اور حَبَّذَا مدح کے لیے جبکہ بِئْسَ اور سَاءَ ذمّ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جس کی مدح کی جائے اسے مخصوص بالمدح کہتے ہیں اور جس کی مذمت کی جائے وہ مخصوص بالذم کہلاتا ہے۔ مثلاً:

نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ	زید اچھا آدمی ہے۔
بِئْسَ الرَّجُلُ خَالِدٌ	خالد برا آدمی ہے۔

مندرجہ بالا جملوں میں نِعْمَ اور بِئْسَ افعال مدح اور ذمّ ہیں۔ اَلرَّجُلُ ان افعال کا فاعل ہے جبکہ زَيْدٌ اور خَالِدٌ بالترتیب مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم ہیں۔

ان افعال کا فاعل چار صورتوں میں آ سکتا ہے۔

۱) معرّف باللام: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ

۲) معرّف باللام کی طرف مضاف: نِعْمَ غُلَامُ الرَّجُلِ زَيْدٌ

۳) ضمیر مستتر (پوشیدہ): نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ

نِعْمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور رَجُلًا اس کی تمیز واقع ہوا ہے اس لیے منصوب ہے۔

۴) مَا بمعنی شَیْءٌ۔ فَنِعِمَّا هِيَ

- حَبَّذَا میں حَبَّ فعل اور ذَا اسم اشارہ اس کا فاعل ہے، جیسے حَبَّذَا زَيْدٌ
- کبھی مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کو حذف کر دیتے ہیں، جیسے

  نِعْمَ الْعَبْدُ یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَيُّوبُ

  نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ

  بِئْسَ الْقَرَارُ
- نِعْمَ، بِئْسَ اور سَاءَ کا مؤنث بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے

  نِعْمَتِ الْمَرْءَةُ فَاطِمَةُ وَ بِئْسَتِ الْمَرْءَةُ سُعَادُ

افعالِ تعجب

وہ افعال ہیں جن کو تعجب کے اظہار کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ یہ دو صیغے ہیں جنہیں صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ کہا جاتا ہے۔

۱) مَا اَفْعَلَهٗ جیسے مَا اَحْسَنَهٗ وہ کس قدر حسین ہے!

۲) اَفْعِلْ بِهٖ جیسے مَا اَحْسِنْ بِهٖ وہ کیا ہی حسین ہے!

دونوں صیغوں میں ضمیر کی جگہ ہر قسم کا اسم ظاہر (مذکر، مؤنث، واحد، مثنّیٰ، جمع) اور تمام ضمائر لگا سکتے ہیں، جیسے:

مَا اَحْسَنَ زَيْدًا — زید کس قدر حسین ہے!

اَحْسِنْ بِزَيْدٍ — زید کیا ہی حسین ہے!

مَا اَطْوَلَ الْوَلَدَيْنِ — دونوں لڑکے کتنے لمبے ہیں!

اَقْصِرْ بِالنِّسَاءِ — عورتیں کتنی چھوٹی ہیں!

ماضی کے لیے كَانَ اور مستقبل کے لیے يَكُوْنُ بڑھا کر استعمال کر سکتے ہیں، جیسے

مَا كَانَ اَطْوَلَ الْوَلَدَ — لڑکا کتنا لمبا تھا!

مَا يَكُوْنُ اَطْيَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ — سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا!

یہ صرف ثلاثی مجرد کے ان ابواب سے آتے ہیں جن میں رنگ اور عیب کے معنی نہ ہوں۔

رنگ اور عیب کے معنی دینے والے ابواب اور مزید فیہ یا رباعی ابواب کے مصادر پر اَشَدَّ یا اَشْدِدْ یا اَعْظَمَ یا اَعْظِمْ لگانے سے یہ معنی پیدا کیے جا سکتے ہیں، جیسے

مَا اَشَدَّ اِكْرَامَهٗ

اَشْدِدْ بِاِكْرَامِهٖ

190

افعال مقاربہ

یہ افعال بھی افعال ناقصہ (کَانَ وَ اَخَوَاتُھَا) کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں یعنی ان افعال کا بھی ایک اسم اور ایک خبر ہوتی ہے لیکن ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔

کَادَ، کَرَبَ اور اَوْشَكَ خبر کے قرب وقوع پر دلالت کرتے ہیں جبکہ عَسٰی وقوع خبر کی امید پر دلالت کرتا ہے۔

شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، اَخَذَ وغیرہ بھی افعال مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں اور خبر کے شروع ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

کَادَ الطِّفْلُ یَقُوْمُ	قریب ہے کہ بچہ کھڑا ہو جائے
عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ	ہو سکتا ہے کہ زید باہر نکل آئے
اَخَذَ الطِّفْلُ یَمْشِیْ	بچہ چلنے لگا

- کَرَبَ اور اَوْشَكَ قرآن میں استعمال نہیں ہوئے۔
- عَسٰی اور اَوْشَكَ کی خبر پر 'اَنْ' لانا بہتر ہے اور کَادَ اور کَرَبَ کے بعد نہ لانا بہتر ہے جبکہ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، اَخَذَ وغیرہ کے بعد اَنْ نہیں آتا۔
- کَادَ اور اَوْشَكَ کا مضارع بھی استعمال ہوتا ہے جبکہ عَسٰی کا صرف ماضی آتا ہے۔
- یَكَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَھُمْ
- تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ
- فَذَبَحُوْھَا وَمَا كَادُوْا یَفْعَلُوْنَ
- عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یَّرْحَمَكُمْ
- عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًا
- وَطَفِقَا یَخْصِفَانِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ
- جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَمْسَحُ رَاْسَهٗ

توابع

توابع جمع ہے تابع کی اور لغت میں بعد میں آنے والا، دوسرے کی پیروی کرنے والا تابع کہلاتا ہے۔تابع سے مراد وہ اسم ہے جو رفع، نصب، جرّ میں پہلے کی اتباع میں ہو یعنی جس کا اپنا کوئی مستقل اعراب نہ ہو بلکہ یہ اپنے سے پہلے آنے والے اسم کا تابع ہو۔جس کی پیروی کی جائے وہ متبوع کہلاتا ہے۔تابع کی چار اقسام ہیں۔

١) نعت یعنی صفت　　　٢) توکید یا تاکید

٣) بدل　　　٤) معطوف

نعت (صفت)

نعت یا صفت وہ تابع ہے جو متبوع کی یا اس کے متعلق کی کوئی صفت بیان کرے۔جس کی صفت بیان کی جائے اسے موصوف یا منعوت کہتے ہیں مثلاً

جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ　　　(متبوع کی صفت)

جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْهُ　　　(متبوع کے متعلق کی صفت)

پہلی قسم کی نعت کو نعت حقیقی اور دوسری کو نعت سببی کہتے ہیں۔نعت حقیقی اعراب، وسعت، عدد اور جنس کے اعتبار سے اپنے منعوت کے مطابق ہوتی ہے۔جیسے

اَلْبَیْتُ الْجَدِیْدُ　　　سَیَّارَۃٌ جَدِیْدَۃٌ

وَلَدَانِ صَالِحَانِ　　　اَلْبِنْتَانِ الصَّالِحَتَانِ

اَلطُّلَّابُ الْمُجْتَهِدُوْنَ　　　اَلطَّالِبَاتُ الْمُجْتَهِدَاتُ

رَاَیْتُ الْوَلَدَیْنِ الصَّالِحَیْنِ فِی الْمَسْجِدِ الْکَبِیْرِ

جبکہ نعت سببی صرف اعراب اور وسعت کے اعتبار سے اپنے منعوت کو Follow کرتی ہے۔مثلاً

اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ اَبُوْهُ

اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحُ اَبَوَاهُمَا

اَلْاَوْلَادُ الصَّالِحُ اٰبَاؤُهُمْ

اَلْوَلَدُ الصَّالِحَۃُ اُخْتُهٗ

رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا

توکید یا تاکید

لغت میں کسی امر کو پختہ کرنا تاکید کہلاتا ہے۔ توکید ایسا تابع ہے جو متبوع کے متعلق سننے والے کے وہم اور شک کو دور کرنے کے لیے لایا جاتا ہے۔ جس کی تاکید کی جائے اسے مُؤَکَّد کہتے ہیں۔ تاکید کی دو اقسام ہیں۔

۱) لفظی تاکید

۲) معنوی تاکید

تاکید لفظی میں مؤکد کو بعینہٖ مکرّر لے آتے ہیں چاہے وہ

اسم ہو جیسے	جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ
فعل ہو جیسے	جَلَسَ جَلَسَ زَيْدٌ
حرف ہو جیسے	نَعَمْ نَعَمْ هٰذَا كِتَابِيْ
جملہ ہو جیسے	كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ

جبکہ تاکید معنوی میں مؤکد کی بجائے درج ذیل کلمات کا ذکر کیا جاتا ہے

نَفْس۔ عَيْن۔ كُل ۔ اَجْمَعَ۔ كِلَا اور كِلْتَا

جَاءَ زَيْدٌ نَفْسُهٗ (زید خود آیا)

رَاَيْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ عَيْنَهٗ

حَفِظْتُ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ

عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

سَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ

فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ

اَلرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ كِلَاهُمَا فِي النَّارِ

سَاَلْتُ زَيْنَبَ وَمَرْيَمَ كِلْتَيْهِمَا

بدل

بدل وہ تابع ہے جو براہِ راست خود مقصود بالحکم ہوتا ہے اور متبوع کو بطور تمہید و تعارف کے لایا جاتا ہے۔ متبوع کو مبدل منہ کہتے ہیں۔ مثلاً

جَاءَ اَخُوْكَ زَيْدٌ　　رَاَيْتُ اَخَاكَ زَيْدًا　　مَرَرْتُ بِاَخِيْكَ زَيْدٍ

مندرجہ ذیل بالا مثالوں میں اَخُوْكَ، اَخَاكَ اور اَخِيْكَ مبدل منہ جبکہ زَيْدٌ، زَيْدًا اور زَيْدٍ بدل ہیں۔ بدل کی چار اقسام ہیں۔

① **بدل کل یا بدل مطابق:**

وہ بدل ہے جو بعینہٖ مبدل منہ ہو یعنی تابع اور متبوع مکمل طور پر ایک ہی شخصیت یا ذات ہوں۔ جیسے

كَتَبَتْ اُخْتُكَ زَيْنَبُ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ

② **بدل بعض:**

وہ بدل کہ تابع اپنے متبوع کا ایک حصہ ہو مکمل طور پر مبدل منہ نہ ہو۔ جیسے

اِنْكَسَرَ الْقَلَمُ رِيْشُهٗ

قُطِعَتِ الشَّجَرَةُ فُرُوْعُهَا

③ **بدل اشتمال:**

وہ بدل ہے جس کا مبدل منہ سے تعلق ہو۔ بدل اشتمال اپنے مبدل منہ کا جزو یا کل نہیں بلکہ مبدل منہ اس کو شامل ہوتا ہے۔ جیسے

نَفَعَنِى الْمُعَلِّمُ عِلْمُهٗ

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ

بدل اشتمال ایک ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے جو مبدل منہ کی طرف لوٹتی ہے۔

190

④ بدل غلط:

وہ بدل جو غلطی یا نسیان سے زبان سے نکل گیا مگر خود ہی بولنے والے نے اپنی غلطی درست کر کے دوسرا لفظ بولا۔ یہ دوسرا لفظ بدل غلط ہے۔ جیسے

رَاَیْتُ زَیْدًا حَامِدًا

قرآن کریم، حدیث، شعر اور کسی درست کلام میں بدل غلط نہیں ہوگا۔

معطوف

وہ تابع ہے جو متبوع کے بعد بواسطہ حرف عطف آئے۔ متبوع معطوف علیہ جبکہ تابع معطوف کہلاتا ہے۔ مثلاً

اَللّٰهُ خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

حروف عطف نو (۹) ہیں۔ وَ - فَ - ثُمَّ - اَوْ - حَتّٰى - اَمْ - لَا - لٰكِنْ - بَلْ

① الواو: یہ صرف اپنے سے پہلے اور بعد والے کو شریک کرنے اور جمع کرنے کا کام دیتا ہے۔ جیسے

جَاءَ زَيْدٌ وَعَلِيٌّ

اس میں ترتیب کا لحاظ نہیں کہ کون پہلے آیا اور کون بعد میں۔

② الفاء: یہ ترتیب اور تعقیب کے لیے ہے یعنی پہلے نے پہلے اور دوسرے نے فوراً ہی اس کے بعد کام کیا ہے، جیسے

جَاءَ زَيْدٌ فَعَلِيٌّ

③ ثُمَّ: یہ ترتیب اور تراخی دونوں کو بیان کرتا ہے یعنی پہلے نے پہلے کام کیا اور دوسرے نے اس کے بعد مگر تاخیر سے، جیسے

جَاءَ زَيْدٌ ثُمَّ عَلِيٌّ

④ اَوْ: مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

اختیار دینے کے معنی میں، جیسے اِقْرَأْ صَفْحَةً اَوْ صَفْحَتَيْنِ

شک کے معنی میں، جیسے قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ

⑤ حَتّٰى: غایت اور انتہا بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

خَرَجَ الْمُدَرِّسُوْنَ حَتَّى الْمُدِيْرُ

⑥ اَمْ: اس کی دو قسمیں ہیں۔ پہلا اَمْ متصلہ ہے جس کا ماقبل اور مابعد آپس میں متصل ہوتے ہیں اور اس سے پہلے ہمزہ تسویہ یا ہمزہ استفہام ہوتا ہے جس کے ذریعے سے دو چیزوں میں سے ایک کی تعیین کے بارے میں سوال کرنا مقصود ہوتا ہے، جیسے

اَمُسَافِرٌ زَيْدٌ اَمْ حَامِدٌ (کیا مسافر زید ہے یا حامد)

جبکہ دوسرا اَمْ منقطعہ ہے جو دو مستقل جملوں کے درمیان واقع ہوتا ہے اور ان میں سے ہر ایک جملہ معنی کے

190
اعتبار سے مختلف ہوتا ہے۔لہٰذا یہ بَلْ کے معنی ادا کرتا ہے، جیسے
وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ

⑦ لَا: اس حرف کے ذریعے سے معطوف سے حکم کی نفی ہوتی ہے، جیسے
جَاءَ زَيْدٌ لَا حَامِدٌ
قَرَءْتُ كِتَابًا لَا جَرِيْدَةً
یہ چند شرائط کے ساتھ عطف کے معنی ادا کرتا ہے۔ مثلاً معطوف مفرد ہو جملہ نہ ہو۔ اس سے ماقبل کلام منفی نہ ہو۔ اس کے ساتھ دوسرا حرف عطف نہ ہو۔

⑧ لٰكِنْ: یہ ماقبل سے وہم دور کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے
مَا جَاءَنِيْ زَيْدٌ لٰكِنْ حَامِدٌ
اس سے پہلے بھی معطوف مفرد ہونا چاہیے، ماقبل کلام منفی ہو اور لٰكِنْ واو کے فوراً بعد واقع نہ ہو۔

⑨ بَلْ: اس کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے۔
مثبت کلام اور فعل امر کے بعد معطوف علیہ سے حکم سلب کر کے وہی حکم معطوف کے لیے ثابت کرنے کا فائدہ دیتا ہے جسے اضراب کہتے ہیں، جیسے
دَخَلَ الْبَيْتَ زَيْدٌ بَلْ حَامِدٌ
اُكْتُبْ رِسَالَةً بَلْ بَرْقِيَّةً
اور اگر بَلْ نفی یا نہی کے بعد واقع ہو تو مکمل طور پر لٰكِنْ کی طرح ہوتا ہے۔
مَا جَاءَ زَيْدٌ بَلْ حَامِدٌ

اسمائے مُشْتَقَّہ

1. عربی زبان میں بننے والے الفاظ خواہ وہ افعال ہوں یا اسماء ان کا ایک مادہ ہوتا ہے۔ زیادہ تر الفاظ کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔
2. بعض مادوں سے بہت کم الفاظ بنتے ہیں اور بعض سے بہت زیادہ
3. ان الفاظ کی بناوٹ دو طرح کی ہوتی ہے۔

1. کچھ الفاظ ایک قاعدے اور اصول کے تحت بنتے ہیں۔ یعنی وہ تمام مادوں سے ایک ہی طریقے پر یعنی ایک ہی مقررہ وزن پر بنائے جا سکتے ہیں ایسے الفاظ مشتقات کہلاتے ہیں۔
2. کچھ الفاظ کسی قاعدے اور اصول کے تحت نہیں بنتے بلکہ اہل زبان انھیں جس طرح استعمال کرتے آئے ہیں وہ اسی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ انھیں جامد کہتے ہیں۔

4. افعال سب کے سب مشتقات ہیں کیونکہ ہر فعل کی بناوٹ مقررہ قواعد کے مطابق عمل میں آتی ہے۔

سینکڑوں اسماء ایسے ہیں جو کسی قاعدے کے تحت نہیں بنائے گئے بس اہل زبان ان کو اس طرح استعمال کرتے ہیں۔
جیسے عربی زبان میں ثلاثی مجرد کا 'مصدر' کسی قاعدے کے تحت نہیں بنتا مثلاً

مارنا	ضَرْبٌ
جانا	ذَهَابٌ
طلب کرنا	طَلَبٌ
بخش دینا	غُفْرَانٌ
بیٹھنا	قُعُوْدٌ

اسی طرح بے شمار اشخاص، مقامات اور دیگر اشیاء کے نام بھی کسی قاعدہ اور اصول کے تحت نہیں آتے مثلاً مَلِكٌ، مَلَكٌ، رَجُلٌ، رِجْلٌ

ان تمام اسماء کا یقیناً مادہ تو ہے لیکن ان کی بناوٹ کسی خاص اصول کے تحت نہیں ہے۔ ان اسماء کو اسماءِ جامد کہتے ہیں۔ تاہم کچھ اسماء ایسے بھی ہیں جو تمام مادوں سے تقریباً ایک ہی طریقے سے بنائے جاتے ہیں ایسے اسماء کو اسماء مشتقہ کہتے ہیں۔ اسمائے مشتقہ کی درج ذیل اقسام ہیں۔

اسم الفاعل　　اسم المفعول　　اسم الظرف　　اسم الصفہ　　اسم الآلہ

اسم الفاعل

وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام کو کرنے والے کا مفہوم دے۔ مثلاً لکھنے والا، پڑھنے والا، مارنے والا، پینے والا، مدد کرنے والا وغیرہ

ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ مختلف ہے

ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ:۔

ثلاثی مجرد کے تمام ابواب (سوائے کَرُمَ) سے اسم الفاعل **فَاعِلٌ** کے وزن پر بنتا ہے۔

ن ص ر (ن) نَاصِرٌ مدد کرنے والا

ف ت ح (ف) فَاتِحٌ کھولنے والا

ض ر ب (ض) ضَارِبٌ مارنے والا

ش ر ب (س) شَارِبٌ پینے والا

ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل کی گردان

(ق ت ل)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
	واحد	قَاتِلٌ	قَاتِلًا	قَاتِلٍ
مذکر	مثنی	قَاتِلَانِ	قَاتِلَيْنِ	قَاتِلَيْنِ
	جمع	قَاتِلُوْنَ	قَاتِلِيْنَ	قَاتِلِيْنَ
	واحد	قَاتِلَةٌ	قَاتِلَةً	قَاتِلَةٍ
مؤنث	مثنی	قَاتِلَتَانِ	قَاتِلَتَيْنِ	قَاتِلَتَيْنِ
	جمع	قَاتِلَاتٌ	قَاتِلَاتٍ	قَاتِلَاتٍ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ: ثلاثی مزید فیہ ابواب سے اسم الفاعل بنانے کے لیے فعل مضارع کے پہلے صیغے کا انتخاب کیا جاتا ہے پھر درج ذیل Steps کے تحت اسم الفاعل بنایا جاتا ہے۔

i۔ علامت مضارع ہٹا کر اس کی جگہ مضموم میم (مُ) لگا دیں۔

ii۔ عین کلمہ پر اگر زیر نہیں ہے تو زیر لگا دیں۔

iii۔ لام کلمہ پر دو پیش (تنوین) لگا دیں

س ل م	(افعال)	يُسْلِمُ	سے	مُسْلِمٌ	اسلام لانے والا
ع ل م	(تفعيل)	يُعَلِّمُ	سے	مُعَلِّمٌ	علم دینے والا
ج ھ د	(مفاعلہ)	يُجَاهِدُ	سے	مُجَاهِدٌ	جہاد کرنے والا
ك ب ر	(تفعّل)	يَتَكَبَّرُ	سے	مُتَكَبِّرٌ	تکبر کرنے والا
ش ب ھ	(تفاعل)	يَتَشَابَهُ	سے	مُتَشَابِهٌ	ایک دوسرے سے ملتا جلتا
ن ظ ر	(افتعال)	يَنْتَظِرُ	سے	مُنْتَظِرٌ	انتظار کرنے والا
ح ر ف	(انفعال)	يَنْحَرِفُ	سے	مُنْحَرِفٌ	انحراف کرنے والا
ن ص ر	(استفعال)	يَسْتَنْصِرُ	سے	مُسْتَنْصِرٌ	مدد طلب کرنے والا

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل کی گردان
(افعال)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
	واحد	مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ
مذکر	مثنی	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمَيْنِ
	جمع	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمِيْنَ
	واحد	مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَةً	مُسْلِمَةٍ
مؤنث	مثنی	مُسْلِمَتَانِ	مُسْلِمَتَيْنِ	مُسْلِمَتَيْنِ
	جمع	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	مُسْلِمَاتٍ

190

اسم الفاعل اور فاعل میں فرق: فاعل ہمیشہ جملہ فعلیہ میں معلوم ہوسکتا ہے۔

دَخَلَ زَیْدٌ	فاعل ہے لہذا حالت رفع میں ہے
ضَرَبَ زَیْدًا	مفعول ہے لہذا حالت نصب میں ہے

جبکہ

دَخَلَ سَارِقٌ	سَارِق اسم الفاعل ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے
ضَرَبَ سَارِقًا	سَارِق اسم الفاعل ہے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے
بَیْتُ السَّارِقِ	سَارِق اسم الفاعل ہے اور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے
فاعل	حالت رفع میں استعمال ہوتا ہے
اسم الفاعل	حسب موقع حالت رفع ، حالت نصب اور حالت جر میں استعمال ہوسکتا ہے۔

اِسم المفعول

اسم المفعول وہ اسم مشتق ہے جس پر فعل واقع ہوا ہو۔ مثلاً مارا ہوا، کھولا ہوا ، مدد کیا ہوا وغیرہ
اسم الفاعل کی طرح ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ ابواب میں اسم المفعول بنانے کا طریقہ بھی مختلف ہے۔
ثلاثی مجرد سے اسم المفعول بنانے کا طریقہ: ثلاثی مجرد سے اسم المفعول **مَفْعُوْلٌ** کے وزن پر بنتا ہے

ن ص ر	(ن)	مَنْصُوْرٌ	مدد کیا ہوا
ف ت ح	(ف)	مَفْتُوْحٌ	کھلا ہوا
ض ر ب	(ص)	مَضْرُوْبٌ	مارا ہوا
ش ر ب	(س)	مَشْرُوْبٌ	پیا ہوا

ثلاثی مجرد سے اسم المفعول کی گردان

(ق ت ل)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
	واحد	مَقْتُوْلٌ	مَقْتُوْلًا	مَقْتُوْلٍ
مذکر	مثنی	مَقْتُوْلَانِ	مَقْتُوْلَیْنِ	مَقْتُوْلَیْنِ
	جمع	مَقْتُوْلُوْنَ	مَقْتُوْلِیْنَ	مَقْتُوْلِیْنَ
	واحد	مَقْتُوْلَةٌ	مَقْتُوْلَةً	مَقْتُوْلَةٍ
مؤنث	مثنی	مَقْتُوْلَتَانِ	مُقْتُوْلَتَیْنِ	مُقْتُوْلَتَیْنِ
	جمع	مَقْتُوْلَاتٌ	مَقْتُوْلَاتٍ	مَقْتُوْلَاتٍ

190

ثلاثی مزید فیہ سے اسم المفعول بنانے کا طریقہ:

ثلاثی مزید فیہ ابواب سے اسم المفعول بنانے کے لیے بھی فعل مضارع کے پہلے صیغے کا انتخاب کیا جاتا ہے اور پھر درج ذیل (Steps) کے تحت اسم المفعول بنایا جاتا ہے

i۔ علامت مضارع ہٹا کر اسکی جگہ مضموم میم (مُ) لگا دیں

ii۔ عین کلمہ پر زبر لگا دیں

iii۔ لام کلمہ پر تنوین لگا دیں۔

ك ر م	(افعال)	يُكْرِمُ	سے	مُكْرَمٌ
ح د ث	(تفعیل)	يُحَدِّثُ	سے	مُحَدَّثٌ
خ ط ب	(مفاعلہ)	يُخَاطِبُ	سے	مُخَاطَبٌ
ف ر ق	(تفعل)	يَتَفَرَّقُ	سے	مُتَفَرَّقٌ
ن ظ ر	(افتعال)	يَنْتَظِرُ	سے	مُنْتَظَرٌ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم المفعول کی گردان

(تفعیل)

		حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
	واحد	مُحَدَّثٌ	مُحَدَّثًا	مُحَدَّثٍ
مذکر	مثنی	مُحَدَّثَانِ	مُحَدَّثَيْنِ	مُحَدَّثَيْنِ
	جمع	مُحَدَّثُوْنَ	مُحَدَّثِيْنَ	مُحَدَّثِيْنَ
	واحد	مُحَدَّثَةٌ	مُحَدَّثَةً	مُحَدَّثَةٍ
مؤنث	مثنی	مُحَدَّثَتَانِ	مُحَدَّثَتَيْنِ	مُحَدَّثَتَيْنِ
	جمع	مُحَدَّثَاتٌ	مُحَدَّثَاتٍ	مُحَدَّثَاتٍ

190

اسم المفعول اور مفعول میں فرق:

مفعول ہمیشہ جملہ فعلیہ میں معلوم ہوسکتا ہے

ضَرَبَ زَیْدًا	زید مفعول ہے لہذا حالت نصب میں ہے جبکہ
ذَهَبَ مَحْمُوْدٌ	محمود اسم المفعول ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے
ضَرَبَ مَحْمُوْدًا	محمود اسم المفعول ہے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے
بَیْتُ مَحْمُوْدٍ	محمود اسم المفعول ہے اور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے
مفعول	حالت نصب میں آتا ہے
اسم المفعول	حسب موقع حالت رفع ،حالت نصب اور حالت جر میں آسکتا ہے۔

190

اسم الظرف

ایسا اسم مشتق جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کا وقت یا اسکی جگہ کا مفہوم رکھتا ہو۔ اگر کام کے وقت اور زمانے کو ظاہر کرے تو ظرف زمان اور اگر کام کرنے کی جگہ کا مفہوم دے تو ظرف مکان کہلاتا ہے۔

ثلاثی مجرد سے اسم الظرف بنانے کا طریقہ: فعل ثلاثی مجرد سے **اسم الظرف** بنانے کے لیے دو وزن استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ **مَفْعَلٌ**

۲۔ **مَفْعِلٌ**

جن ابواب کے مضارع میں عین کلمہ پیش والا یا زبر والا ہو ان ابواب سے **اسم الظرف** عام طور پر **مَفْعَلٌ** کے وزن پر بنتا ہے۔ اور جب ابواب کے مضارع میں عین کلمہ زبر والا ہو ان سے **اسم الظرف** ہمیشہ **مَفْعِلٌ** کے وزن پر بنتا ہے۔ مختصراً یوں کہہ سکتے ہیں کہ ثلاثی مجرد ابواب میں باب ضَرَبَ اور باب حَسِبَ سے اسم الظرف ہمیشہ **مَفْعِلٌ** کے وزن پر بنتا ہے جبکہ باقی ابواب سے عموماً **مَفْعَلٌ** کے وزن پر بنتا ہے (کچھ **مَفْعِلٌ** کے وزن پر بھی بنتے ہیں)

مَفْعَلٌ :۔ مَكْتَبٌ - مَنْظَرٌ - مَرْقَدٌ - مَشْرَبٌ - مَطْلَعٌ - مَسْكَنٌ

مَفْعِلٌ :۔ مَجْلِسٌ - مَنْزِلٌ - مَرْجِعٌ - (مَسْجِدٌ - مَشْرِقٌ - مَغْرِبٌ)

۔ اگر کوئی کام کسی جگہ بکثرت ہوتا ہو تو اس کا اسم الظرف **مَفْعَلَةٌ** کے وزن پر آتا ہے۔ یہ وزن صرف ظرف مکان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مَفْعَلَةٌ : مَدْرَسَةٌ - مَطْبَعَةٌ - مَزْرَعَةٌ - مَقْبَرَةٌ - مَكْتَبَةٌ

۔ **اسم الظرف** خواہ **مَفْعَلٌ** کے وزن پر آئے، **مَفْعِلٌ** کے وزن پر آئے یا **مَفْعَلَةٌ** کے وزن پر آئے ان کی جمع مکسر ہی استعمال ہوتی ہے جس کا وزن **مَفَاعِلُ** ہے جو غیر منصرف ہے۔

مَفَاعِلُ: مَسَاجِدُ- مَنَاظِرُ- مَكَاتِبُ- مَدَارِسُ- مَجَالِسُ- مَشَارِقُ- مَغَارِبُ- مَسَاكِنُ

۔ کچھ اسم الظرف **مِفْعَالٌ** کے وزن پر بھی آتے ہیں

و ق ت	مِيْقَاتٌ
و ع د	مِيْعَادٌ
و ز ن	مِيْزَانٌ
ح ر ب	مِحْرَابٌ
ء ذ ن	مِئْذَانٌ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الظرف بنانے کا طریقہ: مزید فیہ سے اسم الظرف بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے بلکہ مزید فیہ سے بنائے گئے اسم المفعول کو ہی اسم الظرف کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور فیصلہ سیاق وسباق سے کیا جاتا ہے۔

د خ ل	(افعال)	مُدْخَلٌ
خ ر ج	(افعال)	مُخْرَجٌ

میم کی پیش اور زبر ثلاثی مجرد اور مزید فیہ کے اسم الظرف ہونے کا پتا دے گی

ظرف اور اسم الظرف میں فرق :۔

۔ ظرف صرف جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے مثلاً فَوْقَ ، تَحْتَ ، عِنْدَ ، لَيْلاً ، نَهَارًا ، صُبْحًا وغیرہ جبکہ اسم الظرف جگہ یا وقت کے ساتھ کام کے کرنے یا ہونے کا مفہوم بھی دیتا ہے۔

۔ ظرف حالت نصب میں استعمال ہوتا ہے جبکہ اسم الظرف حسب موقع حالت رفع ،نصب یا جر میں استعمال ہوسکتا ہے

مَسَاجِدُ الْمُسْلِمِيْنَ	(حالت رفع)
قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ	(حالت نصب)
سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ	(حالت جرّ)

190

اسم الصِّفة

ایسا اسم مشتق جو مستقل طور پر کسی اسم کی وقتی یا دائمی صفت کو ظاہر کرے اسم الصِّفة یا صفت مشبہ کہلاتا ہے۔

اسم الصِّفة کے اوزان: اسم الصِّفة کے کئی اوزان ہیں۔

- فَعْلٌ	صَعْبٌ	(مشکل)
- فِعْلٌ	صِفْرٌ	(خالی)
- فُعْلٌ	حُلْوٌ	(میٹھا)
- فَعَلٌ	حَسَنٌ	(اچھا)
- فَعِلٌ	فَرِحٌ	(خوش)
- فَعُلٌ		
- فَعَالٌ	جَبَانٌ	(بزدل)
- فُعَالٌ	شُجَاعٌ	(بہادر)
- فَعِيْلٌ	كَرِيْمٌ - سَمِيْعٌ - حَرِيْصٌ - رَحِيْمٌ - بَصِيْرٌ	

فعیل کے وزن میں کبھی اسم الفاعل کا مفہوم ہوتا ہے اور کبھی اسم المفعول کا

سَمِيْعٌ	سننے والا	بَصِيْرٌ	دیکھنے والا
قَتِيْلٌ	قتل کیا ہوا	رَجِيْمٌ	رجم کیا ہوا

مندرجہ بالا اوزان ایک درخت کے تنے کی مانند ہیں اس سے نکلنے والی شاخیں درج ذیل ہیں

① **اِسْمُ الْمُبَالَغَةِ:** اسم الصِّفة کی وہ قسم جس میں کسی کام کی کثرت یا زیادتی کا مفہوم پایا جائے اسم المبالغہ میں بھی زیادہ تر' کام کرنے والا' کا ہی مفہوم ہوتا ہے لیکن کام کی کثرت اور زیادتی کے معنی کے ساتھ

ح م د حَامِدٌ (اسم الفاعل) حَمَّادٌ (اسم المبالغہ)

اسم المبالغہ کے بھی کئی اوزان ہیں جن میں سے زیادہ استعمال ہونے والے اوزان درج ذیل ہیں

۱-	فَعَّالٌ	غَفَّارٌ - سَتَّارٌ - تَوَّابٌ - حَمَّالٌ - خَبَّازٌ - خَيَّاطٌ
۲-	فَعُوْلٌ	غَفُوْرٌ - صَبُوْرٌ - شَكُوْرٌ - غَرُوْرٌ
۳-	فَعِيْلٌ	یہ وزن صفت مشبہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے
۴-	فَعْلَانُ	غَضْبَانُ - عَطْشَانُ - جَوْعَانُ - كَسْلَانُ

190

۵- فَعْلَانٌ تَعْبَانٌ

اسم المبالغہ کے مزید اوزان:

- فُعَالٌ عُجَافٌ (بہت دبلا ہونا)
- فَعَّالَةٌ عَلَّامَةٌ (بہت بڑا عالم)
- فُعَّالٌ کُبَّارٌ
- فَاعُوْلٌ طَاغُوْتٌ - فَارُوْقٌ
- فَعُّوْلٌ قَيُّوْمٌ
- فُعُّوْلٌ قُدُّوْسٌ
- فِعِّيْلٌ صِدِّيْقٌ
- فُعَلَةٌ هُمَزَةٌ
- فَاعِلَةٌ قَارِعَةٌ
- مِفْعِيْلٌ مِسْكِيْنٌ
- مِفْعَالٌ مِدْرَارٌ

② اَلْوَانُ و عُيُوْب:

یہ اسمائے الصّفۃ کی ایک خاص اور اہم قسم ہے۔ جو افعال رنگ، ظاہری عیب یا حلیہ کے معنی دیتے ہیں ان سے اسم الصفۃ مذکر کے لیے اَفْعَلُ کے وزن پر استعمال ہوتا ہے اور مؤنث کے لیے فَعْلَاءُ کے وزن پر اور یہ دونوں وزن غیر منصرف ہیں، ان دونوں کی جمع کا ایک ہی ہے وزن ہے جو فُعْلٌ ہے مثلاً

اَسْوَدُ (کالا۔مذکر) سَوْدَاءُ (کالا۔مؤنث) سُوْدٌ (جمع)

اَحْمَرُ	(سرخ)	حَمْرَاءُ	حُمْرٌ
اَزْرَقُ	(نیلا)	زَرْقَاءُ	زُرْقٌ
اَصْفَرُ	(زرد)	صَفْرَاءُ	صُفْرٌ
اَخْضَرُ	(سبز)	خَضْرَاءُ	خُضْرٌ
اَبْيَضُ	(سفید)	بَيْضَاءُ	بِيْضٌ
اَبْكَمُ	(بہرا)	بَكْمَاءُ	بُكْمٌ

190 اَصَمُّ (گونگا) صَمَّاءُ صُمٌّ

اَعْمٰی (اندھا) عَمْیَاءُ عُمْیٌ

اَحْوَرُ (آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی کا نمایاں ہونا) حَوْرَاءُ حُوْرٌ

اَعْیَنُ (موٹی آنکھ والا) عَیْنَاءُ عِیْنٌ

		رفع	نصب	جرّ
	واحد	اَفْعَلُ	اَفْعَلَ	اَفْعَلَ
مذکر	مثنی	اَفْعَلَان	اَفْعَلَیْنِ	اَفْعَلَیْنِ
	جمع	فُعْلٌ	فُعْلًا	فُعْلٍ
	واحد	فَعْلَاءُ	فَعْلَاءَ	فَعْلَاءَ
مؤنث	مثنی	فَعْلَاوَانِ	فَعْلَاوَیْنِ	فَعْلَاوَیْنِ
	جمع	فُعْلٌ	فُعْلًا	فُعْلٍ

③ اِسْمُ التَّفْضِیْلِ:

ایسا اسم مشتق جو کسی موصوف کی صفت کو دوسرے کے مقابلے میں برتر یا زیادہ ظاہر کرے اسم التفضیل کہلاتا ہے۔ یہ برتری یا زیادتی اچھائی یا برائی دونوں کے اظہار کے لیے ہوسکتی ہے۔ یہ برتری کلی بھی ہوسکتی ہے اور موازنہ کے طور پر بھی۔ کلی برتری یا کمتری کو تفضیل کل کہتے ہیں جسے ہم Superlative degree کے نام سے جانتے ہیں۔ موازنہ کے طور پر برتری یا کمتری تفضیل بعض کہلاتی ہے جس سے ہم Comparative degree کے حوالے سے واقف ہیں۔

190 ☆ اسم التفضیل مذکر کے لیے اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے اور مؤنث کے لیے فُعْلٰی کے وزن پر۔ مذکر اور مؤنث دونوں کی جمع سالم بھی استعمال ہوتی ہے اور جمع مکسر بھی۔

		رفع	نصب	جرّ
	واحد	اَفْعَلُ	اَفْعَلَ	اَفْعَلَ
مذکر	مثنّٰی	اَفْعَلَانِ	اَفْعَلَیْنِ	اَفْعَلَیْنِ
	جمع سالم	اَفْعَلُوْنَ	اَفْعَلِیْنَ	اَفْعَلِیْنَ
	جمع مکسر	اَفَاعِلُ	اَفَاعِلَ	اَفَاعِلَ
	واحد	فُعْلٰی	فُعْلٰی	فُعْلٰی
مؤنث	مثنّٰی	فُعْلَیَانِ	فُعْلَیَیْنِ	فُعْلَیَیْنِ
	جمع سالم	فُعْلَیَاتٌ	فُعْلَیَاتٍ	فُعْلَیَاتٍ
	جمع مکسر	فُعَلٌ	فُعَلًا	فُعَلٍ

تفضیل بعض:

تفضیل بعض سے مراد ہے دو چیزوں یا اشخاص میں سے کسی ایک کی صفت (اچھی یا بری) کو دوسری کے مقابلے میں زیادہ بتانا۔ اسے ہم انگریزی میں Comparative degree کے نام سے جانتے ہیں مثلاً زید عمر سے زیادہ اچھا ہے۔

☆ تفضیل بعض میں اسم التفضیل خبر ہو کر آتا ہے لہٰذا نکرہ ہوتا ہے اور ہمیشہ واحد مذکر آتا ہے (جملہ اسمیہ میں خبر کے متبدا کی مطابقت میں ہونے والا قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے) اور اس سے پہلے حرف مِنْ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

اَلرَّجُلُ اَعْلَمُ مِنْ زَیْدٍ	اَلرَّجُلَانِ اَعْلَمُ مِنْ زَیْدٍ
اَلرِّجَالُ اَعْلَمُ مِنْ زَیْدٍ	اَلْبِنْتُ اَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ
اَلْبِنْتَانِ اَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ	اَلْبَنَاتُ اَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ
وَالْفِتْنَةُ اَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ	وَاِثْمُهُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا

190

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا　　　　هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللهِ

تفضیل کل:

تفضیل کل سے مراد ہے کسی چیز یا شخص کی صفت کو باقی تمام چیزوں یا اشخاص کے مقابلے میں زیادہ بتانا۔ اسے ہم Superlative Degree کے نام سے جانتے ہیں مثلاً زید سب سے اچھا ہے۔

اسم التفضیل کو تفضیل کل کے مفہوم میں استعمال کرنے کے دو طریقے ہیں

i۔ اسم التفضیل کو معرف باللام کردیں اور مرکب توصیفی بنادیں

اَلرَّجُلُ الْاَفْضَلُ　　(سب سے زیادہ افضل مرد)

اَلرَّجُلَانِ الْاَفْضَلَانِ

اَلرِّجَالُ الْاَفَاضِلُ

اَلْعَالِمَةُ الْفُضْلٰى

اَلْعَالِمَتَانِ الْفُضْلَيَانِ

اَلْعَالِمَاتُ الْفُضْلَيَاتُ

ii۔ اسم التفضیل کو مضاف بنا کر لائیں اور مضاف الیہ میں ان کا ذکر ہو جن پر برتری ظاہر کرنا مقصود ہو مثلاً

اَعْلَمُ النَّاسِ　　(تمام لوگوں سے زیادہ عالم)

جب اسم التفضیل مرکب اضافی کی صورت میں جملے میں خبر بن کر استعمال ہو تو اس وقت عدد اور جنس کے اعتبار سے اس کا اپنے موصوف یعنی مبتداء کے مطابق یا مبتداء کے مطابق نہ ہونا دونوں طرح جائز ہے۔

- زَيْدٌ اَعْلَمُ النَّاسِ
- مَرْيَمُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ　　یا
  مَرْيَمُ فُضْلَى النِّسَاءِ
- اَلْاَنْبِيَاءُ اَفْضَلُ النَّاسِ　　یا
  اَلْاَنْبِيَاءُ اَفَاضِلُ النَّاسِ
- فَيُعَذِّبُهُ اللهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ
- وَ يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۙ الَّذِیْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۚ

190

- وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ
- اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ

☆ خَیْرٌ اور شَرٌّ کے الفاظ بطور اسم التفضیل تفضیل بعض اور تفضیل کل دونوں صورتوں میں استعمال ہوتے ہیں

- اَنَا خَیْرٌ مِنْهُ
- اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ

☆ اگر قرینہ موجود ہو تو حرف جرّ اور اس کے بعد والے اسم کو حذف کیا جاسکتا ہے

- بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ○ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی

یعنی

- وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَاَبْقٰی مِنْهَا

☆ اسم التفضیل ہمیشہ فعل ثلاثی مجرد سے ہی بنتا ہے اور صرف ان افعال سے بنتا ہے جن میں الوان وعیوب والا مفہوم نہ ہو۔

اگر کسی ضرورت کے تحت مزید فیہ یا الوان وعیوب والے افعال سے اسم التفضیل استعمال کرنا پڑے تو حسب موقع اَشَدُّ (زیادہ سخت)، اَکْثَرُ (مقدار یا تعداد میں زیادہ)، اَعْظَمُ (عظمت میں زیادہ) وغیرہ کے ساتھ متعلقہ فعل کا مصدر لگا دیتے ہیں جسے تمییز کہتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ تمییز حالت نصب میں استعمال ہوتی ہے۔

- اَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ)
- اَکْثَرُ اِخْتِیَارًا (اختیار میں زیادہ)
- اَعْظَمُ تَوْقِیْرًا (عزت کی عظمت میں زیادہ)

☆ جن افعال سے افعل التفضیل بن سکتا ہے بعض اوقات ان میں بھی اَکْثَرُ جیسے الفاظ کے ساتھ اس فعل کا مصدر بطور تمییز استعمال کرتے ہیں جو بہتر ادبی انداز بیان ہے

- اَکْثَرُ نَفْعًا

190

اِسْمُ الْاٰلۃ

وہ اسم مشتق جس سے یہ پتا چلے کہ فعل کس ذریعے سے واقع ہوا ہے اسم الآلہ زیادہ تر متعدی افعال سے بنتا ہے اور صرف ثلاثی مجرد سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔	مِفْعَلٌ	مِبْرَدٌ	(ریتی)	مِعْرَجٌ	(سیڑھی)
۲۔	مِفْعَلَۃٌ	مِطْرَقَۃٌ	(ہتھوڑا)	مِکْنَسَۃٌ	(جھاڑو)
۳۔	مِفْعَالٌ	مِفْتَاحٌ	(چابی)	مِصْبَاحٌ	(چراغ)

☆ مِفْعَلٌ اور مِفْعَلَۃٌ دونوں اوزان کی جمع مَفَاعِلُ کے وزن پر آتی ہے جبکہ مِفْعَالٌ کی جمع مَفَاعِیْلُ کے وزن پر آتی ہے

- مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ
- لَا تَنْقُصُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ
- اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ

190

1190

190

190

190

190

190

190

1190

190

190